اللهم صل علی محمد و بارک وسلم

حسب اجازت سید قاسم علی صاحب ہمشیرزادہ مصنف مرحوم

قصہ عاشق رسول اللہ

بفرمایش شیخ عنایت اللہ تاجر کتب شہر بابن دہلی

در مطبع [illegible] دہلی باہتمام [illegible] طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لس ہے حمد و ثنائے خالق کو — طرفہ پیدا کیا ہر اک شی کو
ہے وہ مالک بلند و پستی کا — لانے والا عدم سے ہستی کا
عشق سے سب جہان کیا پیدا — فرقۂ انس و جان کیا پیدا
عشق ہے رہبر رہ جنت — عشق ہے خاص دین کی دولت
دل مومن میں عشق کا گھر ہے — عشق شمشیر دین کا جوہر ہے
کوئی مجنون ہوا کوئی لیلا — کوئی وامق ہوا کوئی عذرا
عشق کامل سے کبریا ملجائے — عشق صادق سے مصطفیٰ ملجائے
عشق کا اب سناؤں یک قصہ — جس سے پا دین ثواب کا حصہ

آغاز داستان

ایک تھا نوجوان کسی جا پر — ماہرو سرو قد ملک پیکر
بے ریا عاشق رسول اللہ — مومن صادق رسول اللہ
بیقراری سے تھا نہیں قیام — چین دن کو نہ رات کو آرام
بال بکھرے ہوئے گریبان چاک — جان بیتاب سر پہ ڈالے خاک

مخزن اشک دیدۂ گریان — معدن سوز سینۂ بریان
دن کو رہتا تھا مصرخ کا خیال — رات سوتے مین گیسوئے نکو بال
ہوش مطلق نہ کھانے پینے کا — ہر گھڑی دھیان تھا مدینہ کا
رات ہی تو وہی ہی ذکر اوسکو — اور دن ہی تو وہ ہی فکر اوسکو
دمبدم صرف عشق رہتا تھا — محو حیرت تھا کچھ نہ کہتا تھا
داغ الفت کا پھول سینہ مین — بوے حب آلی تھی پسینہ مین
اور کہتا تھا کوئی سینہ کو — ہند سے چل دلا مدینہ کو
اشتیاق دوری روضۂ شہ تھی — لیک تنہائی مانع رہ تھی
دل نازک پہ درد و غم سہتا — جوش الفت سے راتدن کہتا
دل گدا ہے تو یا رسول اللہ — جان فدا ہے تو یا رسول اللہ
جستی مطلب مین دیر ہوتی تھی — یاس مین عمر تیر ہوتی تھی
بے گمان بے نیاز ہی اللہ — پر عجب کارساز ہے اللہ
اتفاقات سے خدا کی شان — یون ہوا اوسکے جانے کا سامان
ایکدن ایک فرقۂ ویندار — اہل دل زاہد و نکوکردار
حج کو سوے کعبہ جاتا تھا — شاد و خرم قدم اوٹھاتا تھا
اسنے کی عرض اس سے خوش ہوکر — تمکو درپیش ہی کہان کا سفر
یون وہ بولے کہ اے خدا آگاہ — ہم تو جاتے سوے بیت اللہ
اور سن لے سخن قرینہ کا — وان سے پھر عزم ہے مدینہ کا
سنکے یہ خوش ہوا وہ مرد خدا — ہوا مایوس اور یہ کہنے لگا
تن تنہا مین کیسے قصد کرون — گر اجازت ہو مین بھی ساتھ چلون
تب یہ بولے وہ سب خدا آگاہ — مرحبا آفرین جزاک اللہ
الغرض ساتھ حاجیون کے چلا — سر پہ لی اپنے سب سفر کی بلا
جلدی جلدی قدم اوٹھاتا تھا — دمبدم یہہ ہی کہتا جاتا تھا

رحم اللہ کیجئے حضرت
دور دوری ہو وصل حاصل ہو
دل میں ہر وقت اشتیاق بہت
قصہ کوتاہ وہ قافلہ حج کا
حسب دستور ہو گئے شب باش
سب نے بعد خورش کیا آرام
ایک تھا نیک اونمین مرد خدا
یعنی فرماتے ہیں رسول کریم
ہی جو اِس قافلہ میں دیوانا
عشق اوس مرد حق کا صادق ہے
گر قریب مزار آئیگا
جب سحر کو سنایہ حال خواب
تیر حسرت جگر کے پار ہوا
نشتر غم جگر میں بیٹھ گیا
سب گریبان تار تار گیا
اِس طرح کا ہوا ملال اوسے
بعد ساعت جو ہوش میں آیا
خیر جو کچھ کہ مرضئے محبوب
کام تو کر چکی ہے یاس مرا
روضہ مصطفے پہ جب پہنچو
اوس گنہگار کی یہ بھی غرض
آپ کے عشق کا دیوانہ
خیر جو کچھ حضور کی ہے رضا

اب تو ہی قصد منزوقت
اب تو آسان میری مشکل ہو
اِس الم سے نحیف و قاق بہت
جانب شہر مبئی سمجھا
رات ہی میں گیا جہاز تلاش
غم گیا خواب نے دیا آرام
اوس نے حضرت کو خواب میں دیکھا
اسکو ای شخص دل سے کر تسلیم
اوسکو ہرگز نہ ساتھ میں لانا
وہ نہ آوے کہ خاص عاشق ہے
مضطرب ہو گئے جانے جانے کا
عاشق زار ہو گیا بے تاب
فرط حسرت سے دل فگار ہوا
تھام کر دل کو اپنے بیٹھ گیا
آنسوؤں کو گلے کا ہار کیا
زندگی ہو گئی وبال اوسے
پھر سخن لب پہ جوش میں لایا
جو کہ منظور ہے وہی ہی خوب
پھر بھی ہی تم سے التماس مرا
میری جانب سے عرض یوں کیجو
آپ کے عشق کا ہی اوسکو جنون
شمع دیدار کا ہی پروانہ
پر ورا مجھ کو یہ نہ راز کھلا

کون سا فعل ناپسند آیا — کس لیے مجھکو منع فرمایا
کیا نہ تھا لائق حضور غلام — کہہ رہا آپ کے پاس وہ غلام
سنکے یہہ اوسکا حال سوز و گداز — ہوگیا قافلہ سوار جہاز
بیٹھے کشتی پہ قافلہ تو گیا — اور کنارے پہ تھا تو بیٹھ گیا
اب یہان سے ہی مختصر قصہ — جبکہ کعبہ مین قافلہ پہنچا
حج حاصل کیا طواف کیا — اور گناہون سے دل کو صاف کیا
ہو چلا اک سحر قرینے کو — قافلہ چل دیا مدینہ کو
جاگے بیٹھے تھے بکمال محبت سے — سب مشرف ہوئے زیارت سے
نام آیا غلام صادق کا — یاد آیا پیام عاشق کا
باادب پیش روضۂ انور — دست بستہ کھڑے ہوئے جاکر
اور کیا عرض اے رسول انام — آپکے شیفتہ کا ہے یہ پیام
دل کا عالم تو جانتا ہے خدا — خیر ارشاد جو ہوا سو ہوا
کون سی مجھ سے ہوگئی ہے خطا — کہ ہوئے اس قدر حضور خفا
گرچہ بیتاب ہوگیا ہون مین — بات یہہ خوب جانتا ہون مین
قابل دام درد دوری ہون — مین نہین لائق حضوری ہون
کیا حضوری مین کام ایسے کا — کوئی لیتا ہے نام ایسے کا
جسکو ہوتا ہے عشق خانہ خراب — درد ہجران سے لاکھ ہو بیتاب
کب کوئی پوچھتا ہے بات اسکی — موت سے ہے بری حیات اوسکی
کیا برادر عزیز کیا غمخوار — اسکو ہو شکل دیکھنا دشوار
دوست دشمن ہوا اپنا بیگانہ — سب سمجھتے ہین اوسکو دیوانہ
جبکہ یہہ قافلے نے عرض کیا — روضۂ مصطفے سے آئی صدا
اوس سے کہنا کہ ہو نہ تو غمناک — میرے شیدا تو ہے خطا سے پاک
ہے ترے دل مین میرا شوق و ذوق — لے گیا میرے عاشقون پر فوق

دیکھ دیوانگی کا تیری حال — کیوں نہ کرتا میں تیرا استقبال
پیشوائی کو میں ترے آتا — دیکھکر تو تڑپ کے مرجاتا
جب کیا مصطفے نے یہ ارشاد — سنکے یہ سب کا ہوگیا دل شاد
ہوے رخصت وہانسے پڑھکے صلوٰۃ — اور چلے سوئے ہند وہ خوش ذات
قافلہ منزلیں جو کاٹ چکا — خیر سے بمبئی میں پھر اترا
تھا جو مشتاق یہاں یہ شیدائی — اوسنے آنے کی جب خبر پائی
مارے الفت سے جھومتا آیا — پاؤں یک یک کے چومتا آیا
کبھی پھرتا تھا گرد خوش ہو ہو — کبھی ملتا قدم پہ آنکھوں کو
کبھی رکھتا تھا سر کو قدموں پر — کبھی کہتا تھا بات خوش ہو کر
تم ہو وہ خوش نصیب اور مقبول — دیکھ آئے مزار پاک رسول
تم مدینہ میں جاکے ہو آئے — لوٹ عصیاں کو اپنے دھو آئے
میں ہوں یک بد نصیب بد اختر — نہ خدا ہی ملا نہ پیغمبر
مجھکو پھر خدا سنا و شتاب — لائے میرے سوال کا بھی جواب
کچھ تو بولو کہ دل مرا ہو شاد — میرے مولا نے کیا کیا ارشاد
منتظر بیٹھا ہوں اوسی دن سے — گئے ہیں روز پھر گن گن کے
تب کہا قافلے نے اے غمگین — ایسی جلدی نہ کر نہو تو حزین
کر تامل تو عرض حال کریں — گل امید سے نہال کریں
سنکے یہ پہلے سب سے بیٹھ گیا — اور دو زانو ادب سے بیٹھ گیا
اوسکے پہلے لیے قدم سب نے — بوسے پیشانی پر دیئے سب نے
اور کہا تو نبی کا پیارا ہے — آج سے دلربا ہمارا ہے
تجھسے راضی خدا نبی راضی — ہیں تری کام سے سبھی راضی
سنکے اوس قافلے سے یہ تقریر — اور بھی لگ گیا جگر پہ تیر
اوسگھڑی کچھ عجیب حالت تھی — بیقراری تھی غم تھا حیرت تھی

پھر مفصل بیان کیا تو حال
عرض جب دم کیا تو احوال

روضۂ مصطفےٰ سے آئی صدا
وہ دل و جان سے ہے مجھ پہ فدا

میرا اوس کو سلام کہہ دینا
بعد اوس کے پیام کہہ دینا

تو نے پایا ہے رتبۂ اعلےٰ
نہیں ملتا ہے چاہنے والا

کہیں جاتی ہے عشق کی تاثیر
اوسکی مجھ کو بھی چاہیے توقیر

عشق کا میرے ہے وہ جوش و خروش
نہیں مجھ سے رہا گیا خاموش

منع آنے سے یوں کیا میں نے
حکم اس واسطے دیا میں نے

میرے نزدیک ہے تری توقیر
من نہ آئی کوئی مجھے تدبیر

ہوتا کعبہ سے گر ادہر جازم
مجھ کو بھی پیشوائی تھی لازم

گر تو کعبہ سے اس طرف آتا
میں بہت لینے دور تک جاتا

تو جو اس اشتیاق سے آتا
دیکھکر مجھ کو دم نکلتا

سن چکا جبکہ عاشق دلگیر
ہوا خاموش صورت تصویر

نہ تبسم تھا نے اشارہ تھا
بیخودی میں جندا کا پیارا تھا

نہ خبر جسم کی نہ جان کا ہوش
بادۂ عشق سے ہوا خاموش

رونگٹہ رونگٹہ تھا شوق سے مست
تھا وہ سرمست مست جام الست

تھا وہ غواص بحر ذوق و شوق
لگیا عاشقان میں بر فوق

جلوہ گر تھا وہ نور چہرہ پر
ہو گیا شمع نگیں سے انور

ہر بشر سے قصور بجھتا تھا
دیکھہ تصویر نور کہتا تھا

پاک ہیں پاک مصطفےٰ کے دوست
مرحبا آفرین خدا کے دوست

ہے تجلی طور صلی علےٰ
واہ تصویر نور صلی علےٰ

آخر کار دوست و عاشق
ہوئی معشوق گرچہ ہو صادق

ایک مجنوں تھا عاشق کامل
چشم تر بے قرار سوختہ دل

کی طبیعت نہ عشق سے میلے
ہر گھڑی لب پہ تھا آنا لیلے

قول منصور سب کو ہے معلوم / جائے نازک ہے جا ہے مفہوم
کچھ نہ کہتا تھا عاشق احمد / ہاتھ آئی تھی دولت سرمد
رخ سے نور محمدی تھا عیاں / ابر میں آفتاب تھا پنہاں
سینہ گیا تھا خدا کی قدرت تھا / آئینہ تھا مقام حیرت تھا
ایک رخ گاہ سرخ گاہ زرد / دل میں یک سوز لب پہ آہ سرد
کہا یک بار یا رسول اللہ / دوسری بار پھر نہ نکلی آہ
گیا جنت کو صاحب ایمان / ساتھ اللہ کے رواں ہوئی جان
اپنے محبوب سے ہوا واصل / مدعائے ولی ہوا حاصل
جل گیا تن گیا کباب ہوا / عشق بازوں میں لاجواب ہوا
ایک قطرہ تھا ہو گیا دریا / تاج شاہنشہی گدا کو ملا
غور کی جائے دوستان رسول / ہو نہ مطلب بدون رنج حصول
تابع حکم مصطفے جو ہوا / دیکھو کیا مرتبہ خدا نے دیا
نیک و بد سب جانتے جاتے ہیں / اپنے اعمال کام آتے ہیں
گر کسی کو شباب کا ہو غرور / عمر بے اعتبار کا ہے غرور
ہے شباب و شتاب یک صورت / ہے حیات و حباب یک صورت
اصل چار روزگی کچھ نہیں اصلا / اس پہ کرنا غرور ہے بے جا
فکر دنیا میں ہو گیا یہ ذلیل / کچھ نہ تسبیح میں ہوا تہلیل
زندگانی کا کچھ مزا نہ ملا / عمر آخر ہوئی خدا نہ ملا
یا الٰہی یہ مجھ کو دے توفیق / عمر عشق میں رہوں میں غریق
عشق حضرت نہ عمر بھر جائے / رگ و ریشہ میں میری بھر جائے
تو ہی ہو مجھ کو نہ ہو خیال غیر / وقت آخر ہو خاتمہ بالخیر
کرد ایت یہاں سے ختم کلام / بھیج حضرت پہ اب درود و سلام